نصیحة الناصب

در ردّ

فضیحة الکاذب

از تصنیفات جناب المصقع الخطیب والمدره الادیب العالم
العلم العلامه والبحر النحریر الفهامه عز الدین کهف المومنین
رئیس المتکلمین سند المحدثین عمدة العلماء زین الکملاء جناب المولوی
السید محمد مرتضیٰ جونپوری

در مطبع بدر احمدی لکھنو بفرمائش جناب مصنف طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الکریم الواھب والصلوۃ والسلام علی محمد محمود الضرائب والہ الائمۃ الاطائب ولعنۃ اللہ علی اعدائھم النواصب الذین ینکرون استجابتھو لدفع النوائب وشفاعتھو فی یوم المغفرۃ والمواھب اما بعد پس رسالہ فضیحۃ الکاذب جونپور سے شائع ہوا اس رسالہ نے اپنے مصنف کو مصداق اپنا بنایا اور چند وجوہ سے جھوٹھا ہے
اوّل مصنّف نے اس رسالہ کو میر محمد حسین صاحب دلال کی طرف منسوب کیا ہے جو فرزند میر غلام حسین صاحب دلال ہین اور محلہ پرانی بازار کے رہنے والے ہین اور انہین سے بعض امور دینیہ مین مخالفت کے باعث مومنین جونپور نے صاحب سلامت وغیرہ ترک کی
دوّم میر صاحب مذکور اہل علم سے نہین ہین مگر اونکی مدح مین یہ الفاظ چھپے ہین راز تصنیف حبر علام وتحریر فہام جناب مولوی سید محمد حسین صاحب قبلہ دامت برکاتہ) ایسے شخص کو ایسے الفاظ لکھنا دلیل واضح ہے کہ القول الاسد مین اکثر وبیشتر ایسے ہی لوگ ہین جنکی طرف تصویبات رسالہ انذار ورسالہ یا علی مدد منسوب کرکے بڑے بڑے الفاظ ہین اونکی مدح کیگئی ہے مین نہین سمجھتا

لکھا ہے اگر دلّالی ہی ریاست ہے تو اب مین بعض معلّمین اطفال کو بھی رئیس اطفال کہہ سکتا ہون
کیونکہ میان جی لوگ تو ضرور ایک راہ سے رئیس ہین چہارم مصنف صاحب نے رسالۂ
فضیحۃ الکاذب مین نسبت کذب کی دوسرے کی طرف دی ہے حالانکہ یہ لقب مبالغہ کے
ساتھ موروثی اونہین کا ہے ایسی سعادتمند بھی اولاد ہوتی ہے جو اپنے دادا کا لقب دوسرونکو
دیتا پھرے اور خود مستحق ہوکر اوسکو قبول نکرے۔ ہمنے اس رسالہ کا جواب نصیحۃ الناصب
سے مسمّی کیا ہے اور وجہ اسکی آخر رسالہ مین بیان کرینگے پنجم جو توہین و تہجین ائمہ علیہم السلام کی
انذار النادمین و رسالۂ یا علی مدد مین ہین اوسکا قیاس عبارات اصلاح الرسوم پر کیا ہے
اور یہ چند وجوہ سے باطل ہے اوّل جن عبارات مین اعتراض کیا ہے وہ سب مسائل
فروعیہ ہین جنمین اگر کوئی نادرستی بھی ہو تو اوس سے اصول مذہب مین کوئی خلل نہین آسکتا
دوم مصنّف صاحب نے نسبت غلو وغیرہ کی میری طرف دی ہے اور جو شخص ائمہؑ کے
مراتب کو اونکے حد سے زیادہ سمجھتا ہو وہ کیونکر توہین کر سکتا ہے پس خود کلام مصنّف کا
متعارض ہے جسکے ردّ کی مجھے ضرورت نہین لیکن صفحہ اوّل رسالہ مین جو یہ لکھا ہے کہ علمائے
عراق نے مولوی محمد مرتضےٰ کو مفتری بلیغ اور جاہل از عقائد مذہب جعفری اور شیخی اور غالی
قرار دیا ہے تو جنھون نے ایسا لکھا ہے اوّلاً اونکے اقوال محض برعایت مولوی کلب باقر
بلا دلیل ہین دوم وہ لوگ معروفین سے نہین ہین اور ممکن ہے کہ مثل مولانا میر محمد حسین صاحب
قبلہ دلّال کے ہون پہلے مصنّف کو اونکے علم و کمال کو ثابت کرنا چاہیئے تب اونکے کلام
بے دلیل سے استدلال کرنا چاہیئے اونکی تحقیق کی حالت تو یہ ہے کہ لکھتے ہین کہ خواجہ صاحب
کے باب مین جو استفتاوات کیئے گئے تھے وہ افترائے محض تھے حالانکہ بعض استفتاآت
بعینہ الفاظ ہر دو رسالہ پر مشتمل ہین جیسا کہ رسالۂ فصل الصمد مین پھر دکھا دیا گیا ہے ایسے لوگونکے
اقوال سے استدلال جنکو ایسے امر واضح مین تمیز نہو سوا سفہا کے ہرگز کوئی صاحب فہم
پسند نہین کر سکتا سوم اصلاح الرسوم پر تقاریظ جناب تاج العلما مولانا سید علی محمد صاحب
مرحوم و جناب سید علن صاحب و جناب مرحوم سید ابو صاحب و جناب سید آغا صاحب

دستفیدین ومسترشدین کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہے اور ابطال رسوم بدین نہایت
سدید ہے برادران ایمانی واخلاء روحانی کو خدا استفید وستفیض کرے اور مولانا سید
ابو صاحب قبلہ مرحوم تحریر فرماتے ہین انچہ کوشش وسعی درین رسالہ شریفہ ومقالۂ منیفہ
فرمودہ اند درخصوص نشر رسوم اسلام وطریقۂ ائمہ انام ودافع رسوم عوام بلکہ آثار کفار لیام
فی الحقیقۃ احسانی است ومنتے براہل اسلام خداوند عالم جزاے خیر کرامت فرماید وبر توفیق
ترویج ونشر اخبار ائمہ اخیار سلام اللہ علیہم بیفزاید۔ باقی اور تحریرات بخوف طول نقل نہین کی
گئین۔ اگر ان حضرات کی ایسی مدح بلیغ نہوئی تو معلوم نہین کہ مولوی کاسب باقر کیا نہ کچھ
لکھتے حالانکہ ان حضرات کے سامنے مولوی صاحب مذکور ادنے طالب العلم کی حیثیت شاید
رکھتے ہون **چہارم** عبارات اصلاح الرسوم سے کسیطرح مناسبت عبارات انذار ویا علی مدد سے
نہین ہوسکتی جیسا ناظرین پر ظاہر ہوگا۔ **پنجم** اگر کسی عبارت اصلاح الرسوم سے العیاذ باللہ
کوئی توہین امام علیہ السلام کی ہوتی ہو تو وہ بھی قابل برأت ہے نہ دلیل جواز اون توہینون کی
جو ہر دو رسالہ خواجہ صاحب مین ہین اور جن چیزون پر اصلاح الرسوم مین رد کیا ہے اگر کوئی
اونکو دلائل کتاب وسنت سے ثابت کردے تو مجھے اصرار نہین ہے مین اونکو ضرور قبول
کرونگا لیس مصنف ہی صاحب ہین اگر مادہ علمی ہو تو ثابت کردین۔ ملخص اون اعتراضون کا
جو اصلاح الرسوم پر ہین اوس استفتا مین ہے جو صفحہ ۱۴ رسالہ فضیحۃ الکاذب مین مندرج ہے
اور مین بخیال اختصار اوسی استفتاء کو مخلص لکھکر پھر اوسکا جواب لکھتا ہون وباللہ التوفیق
کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ اگر کوئی شیعہ معاذ اللہ تعزیہ داری مین جو امور
کہ مباح ہین اونکا بجالانا بدعت کہے اور یہ کہتا ہو کہ محرم ورسوم جنکا ذکر حدیث مین نہین مثل
دلدل وتعزیہ بنانے کے حرام وناجائز ہے اور بنانے والا جہنم مین جائے گا اور معاذ اللہ
نقل کفر کفر نباشد تعزیہ کو جناب امام حسین علیہ السلام کے بت سے تشبیہ دے۔ اور تربت کو
تعزیے سے کسی کی قبر بتائے اور کہے کہ لائق تعظیم نہین۔ اور زیارت کو تعزیونکی بدعت

اوس دن کو باعث یمن و برکت سمجھکر اپنی اولاد کے طول عمر کے متمنی ہوتے ہین اور بچونکو ضمانت مین حضرت مشکل کشا کی دیتے ہین اوسے حرام و کار لغو بتائے اور یہ کہے کہ یہ کیا معلوم کہ اونھون نے ضمانت قبول کی یا نہین۔ اور ہر شیعہ کو محرم مین طوق و زنجیر پہنانے سے منع کرے اور یہ کہے کہ اگر تم ایسا کروگے تو دشمنان خدا کی پیروی کی وجہ سے حشر تمہارا اونھین کے ساتھہ ہوگا اور فوج یزید مین محسوب ہوگے آپ حضرات علمار کی کیا ہدایت ہے ہم اوسے شیعہ سمجھین تا آخر۔ یہ سات جملے ہین اب ہر ایک کی تفصیل سنئے **جملہ اول** اگر کوئی شیعہ معاذ اللہ تعزیہ داری مین جو امور کہ مباح ہین اونکا بجالانا بدعت کہے انتہی جو امر بنص خاص یا عام جائز ہے اوسکا بدعت ہونا ہرگز اصلاح الرسوم مین نہین ہے یہ محض افترا ہے **جملۂ دوم** اور یہ کہتا ہو کہ محرّم و رسوم جنکا ذکر حدیث مین نہین مثل دلدل و تعزیہ بنانے کے حرام و ناجائز ہے اور بنانے والا جہنم مین جائیگا انتہی۔ دلدل کا بنانا موجب بکا و ابکا ہے انکو کون شیعہ حرام و ناجائز کہیگا اور تعزیہ کے جواز کی تو دلیل شرعی صفحہ ۵۳ رسالۂ اصلاح الرسوم و الکلام الحسن صفحہ ۲۴ مین بتصریح نے لکھی ہے فلعنۃ اللہ علی الکاذبین **جملہ سوم** اور معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد تعزیہ کو جناب امام حسین علیہ السلام کے بت سے تشبیہ دی انتہی۔ اصلاح الرسوم صفحہ ۳۲ مین اوس طریقۂ فاتحہ پر رد کیا ہے کہ جو ہند مین شرائط کے ساتھہ مشروط ہے اور لکھا ہے کہ یہ طریقہ ظاہرا ہندون سے ماخوذ ہے دو وجہ سے اول یہ کہ مونہہ نزدیک ہندون کے انجس اشیاء سے ہے حتے انکے اگر ایک قوم کا شخص دوسری قوم کا جوٹھا استعمال کرے ہر چند دونو ایک ہی مذہب کے ہون مگر باعث فساد مذہب سمجھتے ہین اوسیطرح اگر کوئی شخص فاتحہ کی چیز سے قبل فاتحہ لیکر کھالے ہر چند مونہہ اوسمین نہ لگے تو اوسکو قابل فاتحہ نہین سمجھتے حالانکہ سب جانتے ہین کہ فاتحہ کی چیز امام علیہ السلام نوش نہین فرماتے بلکہ جانتے ہین کہ ثواب سورۂ فاتحہ و تقسیم کا اوس چیز کے ہدیۂ روح امام ہوتا ہے حالانکہ اگر طریقہ شرع کے خلاف ہوگا تو وہ نامقبول ہوگا اور جھوٹا ہونا مانع ثواب نہین ہوسکتا بلکہ حدیث مین ہے کہ مومن کے

چیز پر پڑھنا اور محرم مین تعزیون کے سامنے اوسکا رکھنا ایجاد کیا حالانکہ اسمین یہ کافی ہے کہ
کہ بہ نیت میت کے مومنین کو جو چیز چاہین کھلاوین اور ثواب اوسکا میت کی طرف راجع کرین
اور اسیطرح جو قرآن چاہین پڑہکر بخشین اور ترکیب خاص انکی جسطرح کرتے ہین کسی کلام
معصومؑ سے پائے نہین جاتے انتہی اب حضرات منصفین ملاحظہ فرمائین کہ افعال عوام کے
تشبیہ افعال ہنود سے یہان مذکور ہے یا تعزیہ کو بت قرار دیا ہے اور باوجود اسکے مصنف صاحب
قیامت تک اون تشریعات کو جو فاتحہ مین ہوتی ہین شرع کے موافق کر نہین سکتے جملہ چہارم
اور تربت کو تعزیہ سے سُنّی کی قبر بنائے اور یہ کہے کہ لائق تعظیم نہین انتہی۔ اصلاح الرسوم صفحہ
۳۲۵ مین ردّ کیا ہے اس فعل عوام پر کہ تعزیہ کی طرف رُخ کرکے زیارت پڑھتے ہین جیسا کہ
جناب سید میرن صاحب اعلی اللہ مقامہ نے مجالس مفجعہ مین اسپر رد کیا ہی تا انیکہ اصلاح الرسوم
صفحہ ۳۲۵ سطر ۱۷ مین ہے پس تعزیہ و علم کی طرف مواجہہ کرکے زیارت پڑھنا درست
نہوگا درحالیکہ مواجہہ قبلہ یا قبر اطہر کی طرف نہو اور علاوہ اسکے تعزیہ مشابہ روضہ یا مشابہ قبر
محض فرض کرلیا گیا ہے اور واقع مین مشابہ نہین ہوتا اور اگر کہا جائے کہ تربت مشابہ قبر
ہوتی ہے تو وہ بھی مشابہ نہین ہوتی اسلیئے کہ تربت کو مثل مخالفین کی قبر کے بناتے ہین
جس طرح کی قبر بنانی ہمارے یہان ممنوع ہے پس درحالیکہ واقعاً مشابہ قبر ہو اوسکی جانب
مواجہہ کرکے تو زیارت پڑھنا نادرست ہی ہے تو غیر مشابہ کی طرف تو بطریق اولی نادرست
ہوگا انتہی۔ پس آیا تربت کو مثل قبر مخالفین بنانا چاہیئے کیا خدا و رسولؐ نے اسی طرح کی قبر
بنانے کی اجازت دی ہے۔ پھر یہ کہان لکھا ہے کہ وہ لائق تعظیم نہین ہے اگر تعظیم سے مواجہہ
اوسکا مراد مصنف ہے تو اوسکو تو ہر تربت و ہر تعزیہ کی طرف جناب سید میرن صاحب قبلہ
مرحوم بھی منع کرتے ہین کیا خوب ایرادات ہین ماشاء اللہ۔ اور نیز مولوی کلب باقر جائسی نے
تنبیہ الغافلین مین یہ لکھا ہے کہ تربت مطہرہ کو جو قبر مقدس سید شہدا کی شبیہ ہے اوسکو قبر مخالفین سے
تشبیہ دی اور اوس طرح کی تربت بنانے کو ممنوع ٹھرایا حالانکہ کوئی دلیل اوسکے ممنوعیت اور

ائمہ معصومین علیہم السلام نے قرابت کو بلند ہین پس اگر ادنی قبر مطہر کو لحاظ اونکے بلندی مقام
کے بلند کرین تو اونکے بلند کرنے کی حرمت کی کیا دلیل ہے بجز قیاس بے اساس کے انتہی۔
اس کلام سے کمال سفاہت مولوی کلب باقر کی ظاہر ہے اور جواب تفصیلی اسکا الفاظ الثنا عشریہ مین
مین ہے اور مین نے اوسمین یہ بھی لکھدیا ہے کہ اگر کسی دلیل معقول سے تعزیون کی طرف ہاتھ
اوٹھاکر زیارت پڑھنے مین یا دیگر اون امور مین جنکی ممانعت اصلاح الرسوم مین ہے مضائقہ
نہو تو مجھے اصرار بھی نہین ہے ایسے امور فروعیہ مین صدہا اختلافات ہوا کرتے ہین انتہی۔
جملہ پنجم اور زیارت کو تعزیون کے بدعت و قول نار سمجھین انتہی جو کلام اسکے متعلق اصلاح الرسوم
مین ہے وہ بیان ہو چکا جو مجھپر ایراد ہے وہی بعینہ جناب سید میر نصاحب قبلہ مرحوم پر کرین۔
جملہ ششم اور روز خلافت حضرت امیر المومنین جو شیعہ شیرینی پر فاتحہ دیتے ہین اور اوس
دنکو با یمن و برکت سمجھکر اپنی اولاد کے طول عمر کے متمنی ہوتے ہین اور بچون کو ضمانت مین حضرت
مشکل کشا کی دیتے ہین اوسے حرام و کار لغو بتائے اور یہ کہے کہ یہ کیا معلوم کہ اونھون نے
ضمانت قبول کی یا نہین انتہی۔ اصلاح الرسوم صفحہ ۳۳ مین ہے اور منجملہ اونکے اٹھارہوین
ماہ ذیحجہ گو کہ روز نص خلافت امیر المومنین علیہ السلام ہے فاتحہ کر کے بغرض طول عمر اوس
جناب کو سپرد کرتے ہین اسطرح کہ چند چراغ آٹے کے بناتے ہین اور اونمین گھی بھر کر ہر چراغ
چند بتیون سے جلاتے ہین اور مومنین کو واسطے شہادت سپردگی کے طلب کرتے ہین اور
مٹھائی منگواکر حسب طریقہ معمولی فاتحہ دیتے ہین اور اوس مٹھائی کو تقسیم کرتے ہین اور باوجود
اسکے کہ یہ طریقہ کلام معصوم سے ماخوذ نہین کیونکر یقین حاصل ہوتا ہے کہ امیر المومنین نے
اس امانت کو قبول بھی کیا ہے اور ضامن ہوے ہین حالانکہ جب اوس طریقہ سے سپرد کرینگے
جس طرح خود اونحضرات نے تعلیم نہین کیا ہے تو اوس سپردگی کو مثل مال حرام کے سپردگی کے
قبول نفرماینگے بلکہ زیادتی عمر مین جو ادعیہ مذکور ہین وہ کافی ہین اور اونکی تاثیر اعظم ہے
زیادتی عمر مین ان مبتدعات سے جو ماخوذ قول و فعل معصوم سے نہین ہین انتہی مصنف
صاحب اگر اس طریقہ کو کتاب و سنت سے ثابت کر دین تو مین اونکا بہت ہی ممنون ہونگا۔
مصنف نے کرم اعظم مولوی کلب باقر حائسی نے عبارت سابقہ اصلاح الرسوم کے معنے

نمودہ میشود بدعت شمردہ است انتہی معلوم نہین کہ ان افترا مات سی اونکو آخرت مین کیا اُمید ہوگی

جملۂ ہفتم اور ہم شیعہ کو محرم مین طوق و زنجیر پہنلنے سے منع کرے اور یہ کہے کہ اگر تم ایسا کروگے تو دشمنان خدا کی پیروی کے وجہ سے حشر تمہارا اونہین کے ساتھ ہوگا اور فوج یزید مین محسوب ہوگے انتہی۔ اصلاح الرسوم صفحہ ۳۳ مین ہے اور منجملہ اونکے طوق و زنجیر پہنانا ہے محرم مین بتاسّی و پیروی جناب سید الساجدین علیہ السلام کے حالانکہ پہننا اونحضرت کا طوق و زنجیر کو اختیاری نتھا بلکہ بجبر و قہر تھا جسطرح سر اقدس جناب سید الشہدا طشت طلا مین رکھا گیا اور اس امر سے کوئی شخص استعمال ظروف طلائی کو مستحب یا جائز نہین سمجھتا اور اگر تسلیم بھی کرلیا جاے کہ حضرت کا پہنا گو کسیطرح ہو پہننے والے کو حضرت کی تاسّی و پیروی حاصل ہوتی ہے تو پہنانے والے کو ضرور پیروی دشمنان خدا کی حاصل[1] ہوگی انتہی۔ اگر اس عبارت مین اس راہ سے اعتراض ہے کہ طوق و زنجیر کا پہننا عموم اباحت مین داخل ہے تو اسمین تو بحث بھی نہین ہے بحث اسمین ہے کہ محرم مین طوق و زنجیر پہننے مین بخیال تاسّی امام زین العابدین علیہ السلام کوئی ثواب ملتا ہے جیسا کہ عوام ہند سمجھتے ہین پس مصنف پر لازم ہے کہ اسمین پیروی امام زین العابدین علیہ السلام کے اور ثواب سمجھنا اور مستحب ہونیکو ثابت کردین جو میرے خیال مین امکان سے باہر ہے۔ اور نیز مولوی کلب باقر نے کشف الحال مین اس مضمون پر ردّ کیا ہے اور جواب مین ایک بیہودہ وجہ بیان کی ہی جسکا جواب دفع الملال مین دیدیا گیا ہے یہ جملہ ایرادات ہین اصلاح الرسوم پر جسمین طرح طرح کے افتراوات سے دو کلب کے نباح سے رسالے پر ہین۔ اور طرہ یہ ہے کہ اسے طوق و زنجیر کو خواجہ صاحب بھی صفحہ ۲۳ رسالہ انذار مین نادرست کہہ رہے ہین اسیوجہ سے طوق و زنجیر و بیڑی تسمہ توکلا وہ و نالہ ڈوری اور سپر شمشیر مین بحث ہے سنّت بلا منّت اونکا پہننا پہنانا

---

[1] اس مقام پر اصلاح الرسوم مین یہ حاشیہ ہے طوق و زنجیر کے پہننے مین اوسوقت تاسّی جناب سید الساجدین کی حاصل ہو سکتی ہی جب ایسے ہی مجبوری مین بلا اختیار توہین گوارا کرنا پڑے لیکن تاسّی اوس توہین کی جو اعدا کے ... [illegible]

اور اوسکے منت ثواب جانکر کرنا اور ذریعہ حفظ و بقا کا سمجھنا کوئی امر شرعی اور طاعت نہین ہے ارے
اور تاسی امام بیمار عذر لنگ اور تاویل علیل ہے اور شمشیر و سپر مین تو یہ وجہ بھی نہین نکلتی بھلا
اقتدا امر اختیاری مین ہوتی ہے یا مجبوری و ناچاری مین اور بمقتضائے محبت سے آپکو
شکل محبوس بنانا اگر مدنظر ہے تو سیم و زر و کلاوہ چہ معنی دارد آہن و رسن ہو اور بزرگ خود پہنین
نہ کہ صغیر پر اجرا کرین اور کبیر مطلق العنان رہین اور پھر اوسمین خوبصورتی اور کاری گری سے
کیا علاقہ ہے اور ضریح پر رکھکر پہنانے سے کیا مفاد ہے اور بارہ سال کی تخصیص پر کیا سند ہے
تا اینکہ کہا بھلا زینت طفل مین کون عبادت نکلے گی اور پرائے جسم پر نذر کرنا کون قاعدہ ہے
اور جمع کرنا مقدار نیاز کا جو وجہ بیان ہوتی ہے وہ بھی محض بے سروپا ہے حالانکہ تاویل ہے
اور ساما ان بجابھی اس وضع اور کیفیت پر متصور نہین اور نہ مقصود ہوتا ہے انتہی۔ رسالۂ
فضیحۃ الکاذب صفحہ ۷ مین اس عبارت کو تاناچاری مین لکھکر لکھا ہے۔ مولوی مرتضے صاحب
آپ چاہیئے اپنے سرقہ مضمون کا اقرار نہ کیجیے مگر سمجھنے والے تو سمجھ ہی گئے ہون گے اچھا
مولوی صاحب یہان تک مضائقہ نہ تھا کہ آپ اپنی چوری کا اقرار نہ کرتے مگر تعجب تو یہ ہے
کہ اولٹے خواجہ صاحب کو بھی چور بنانے لگے کیونکہ خواجہ صاحب نے تو بقصد تشریع پہنے پہنانے کو
منع کیا ہے نہ مطلقاً انتہی ان بے حیاؤن کو شرم نہین آتی کہ جس معنی سے خواجہ صاحب کے
عبارت کی توجیہ کرتے ہین وہی تو اصلاح الرسوم مین بھی ہے جسکے بچانے کے لیئے یہ سب
کوشش ہے اوسکا خود قول مثل مقصود اصلاح الرسوم موجود ہے۔ وہ اعتراض
اصلاح الرسوم پر جسکا ذکر استفتائے مذکور مین نہین ہے۔ پس اصلاح الرسوم
صفحہ ۲۲ مین حفاظت حمل مین ایک حدیث امام محمد باقر علیہ السلام طب الائمہ سے نقل کی ہے
جس مین فرماتے ہین کہ لکھو اوسکے لیئے انا انزلناہ کو مشک و زعفران سے اور دھو او سکو
اور پلاؤ اوس عورت کو اور دھو اوسکے فرج کو آب انا انزلناہ سے انتہی۔ چونکہ خیال جہال
مین کلام امام علیہ السلام پر احتمال وہن ہوا لہذا اسکا حاشیہ اوائل اصلاح الرسوم مین یہ
لکھا گیا۔ اصل حدیث اسطرح ہے انضحی فرجھا اور نضح کے معنی لغت مین چھڑکنے کے
ہین پس یہ معنی ہونگے کہ چھڑک اوسکے فرج پر آب انا انزلناہ اور کبھی نضح کے معنی دھونیکے

سورہ دو طرح کہا جا سکتا ہے کہ پانی پر سورہ پڑہا جائے یا لکھکر پانی سے محو کیا جائے اور ان
دونون صورتون مین کلام اللہ کا اطلاق پانی پر نہوگا اور جو عظمت اوسکی ہے اس پانیکی نہوگی
بوجہ بدل جانے حالت کے بہر سنیون کی کتابون سے چند مثال اسکی لکھدی ہے کہ وہ لوگ
رد نکر سکین۔ اور اس حدیث طب الائمہ کو علامہ مجلسی جلد نوزدہم بحار باب الدعا لعسر الولادۃ
مین بھی لکھتے ہین بلکہ نیز اوسمین مکارم الاخلاق سے نقل کیا ہے وردی یکتب لہا انا انزلناہ
فی لیلۃ القدر وتسقی مائہا وینضح علی فرجہا اور مقصود ان تصریحات سے یہ ہے کہ یہ
کلام نہین ہے بلکہ کلام معصوم ہے۔ صفحہ ۸ رسالہ فضیحۃ الکاذب مین جو اس عبارت کا مضحکہ کیا ہے
وہ میرا مضحکہ نہین ہے بلکہ مضحکہ معصوم کا ہے۔ لکھتے ہین۔ آپنے تو قرآن کی بھی وقعت نرکھی
اور وہ تعلیم وہ ہے کہ جسکی وجہ سے گھر گھر ہر سال و ماہ اوسکی بے احترامی کیجائے غضب خدا کا
سورہ قدر کی یہ قدر ہوئی کہ دہوکر اوس سے ولادت کے وقت شرمگاہ عورتون کی دہوئی جائے
قرآن نہوا معاذ اللہ گویا شرمگاہ دہونے کا صابون آپکے نزدیک ٹھہرا انتہی۔ اس جملہ سے حضرات
ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ پوتے ہین جد کذاب و مفتری و موذی اہلبیت کا کسقدر اثر ہے اور
طرہ یہ ہے کہ جسکے لیئے یہ خاک اوڑائی جاتی ہے اعنی خواجہ عابد حسین صاحب سہانپوری
ترجمہ سفینۃ النجات مطبوعہ یوسفی دہلی صفحہ ۲۱۵ سطر ۷ مین خود وہی لکھتے ہین جسپر یہ سارا اعتراض
ہے۔ لکھتے ہین۔ ایضاً اوسی کتاب مین ہے کہ سورہ انا انزلناہ کو کسی برتن مین لکھکر دہوکر حاملہ کو
پلادے اور شرمگاہ پر چھڑک دے آسانی سے حمل وضع ہو جاویگا انتہی۔ اب ہمکو اسکے
جواب کی ضرورت نرہی۔ لیکن جو صفحہ ۹ رسالہ مین یہ لکھا ہے کہ آپ یہ چاہتے ہین کہ اب کوئی

لہ اہلسنت ہمپر اس باب مین اعتراض نہین کر سکتے کیونکہ اونکی کتابون مین تو عین قرآن کا اندرون شرمگاہ کے رکھدینا
تک لکھا ہے چنانچہ ترجمہ مجربات دیربی چھاپہ نول کشور صفحہ ۲۸۸ مین ہے کہ واسطے ترویج زن ذات سلعہ یعنے
غدود والی جسکے اندام نہانے مین بد گوشت ہو تو ایک پرچہ کاغذ پر آیہ واذن فی الناس الی عمیق لکھیں اور
اوس پرچہ کو باطن سلعہ مین یعنے جانب اندرون غدود کے رکھ لوین تو وہ عورت اشارہ و ارادہ ترویج کا کریگی انتہی علاوہ

[illegible] کرین تو کہتا ہون کہ آپکی یہی خواہش
ہے اور اوسکے کافی شہادت آپکا اس امر کو ہر چار طرف مشہور کرنا ہے کہ جب تک صحت روایت کا
یقین نہو پڑھنا اوسکا ناجائز ہے تا اینکہ کہا کیا آپ بحلف کہہ سکتے ہین کہ حضرت قاسم کی شادی
نہین ہوئی انتہی پس لنسبت ان امور کی میری طرف محض افترا ہے لیکن جسکی طرف اشارہ ہے
وہ بھی معلوم ہے اور شادی جناب قاسم کی بے اصل ہونے مین تو دو رسالے شایع ہو چکے ہین
اونکا جواب تفصیلی لکھیے تو آپکی علمی حالت بھی معلوم ہو ان اشارات وکنایات واہیہ سے کام نہین
چلے گا مین اتنا ضرور کہتا ہون کہ قبل صاحب روضۃ الشہدا کے جو سُنّی المذہب ہین کوئی اہلسنت
اور امامیہ سے اس شادی کا احتمالاً بھی قائل نہین ہے اور متاخرین اہلسنت و امامیہ سے کسی نے
اس شادی کا ذکر نہین کیا ہے مگر یہ کہ ماخذ اصلی اوسکا روضۃ الشہدا ہے اور یہ امر مجالس مفجعہ جناب
میرن صاحب قبلہ طاب ثراہ سے بھی ظاہر ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ بعض کتب آسمانی مین ذکر
اس شادی کا ہے پس بظاہر بے اصل ہے اور اگر ایسا ہوتا تو ضرور اوسکی تصدیق احادیث ائمہ
علیہم السلام سے منقول ہوتی۔ بالجملہ ایسے امر کو جسکا اثبات کسی دلیل معتبر سے ممکن نہو سکے
سوء خیالات کے اوسکے موضوع کہدینے مین تو آپ جامہ سے باہر ہوئے جاتے ہین حالانکہ
شادی حضرت قاسم کی ہونے یا نہونے کے اعتقاد مین کسی طرح مذہب مین خلل نہین آسکتا
اور آپ تو علانیہ تنبیہ الغافلین مین سائر کتب معتد اولہ امامیہ کے اخبار کو خصوص کافی کے اخبار کو
جو امامیہ کے اوّل و افضل کتب اربعہ سے ہے اور اونکے اکثر فضائل اہلبیت کو بتصریح موضوع لکھ چکے
ہین جسکی تسلیم مین مذہب امامیہ کے بنا محض موضوعات پر ٹھہرتی ہے واہ مولوی صاحب واہ
این کار از تو آید و مردان چنین کنند؀ خدا آپ ایسے شیعون سے پناہ مین رکھے اسوقت جو چاہیے
بھونک لیجیے آنکھ بند ہونے پر ان باتون کا مزا اوٹھایئے گا منتظر رہیئے۔ شادی قاسم جسکا حال
گذر چکا اوسکو تو موضوع کہدینا جائز نہین مگر حدیث نورانیہ وغیرہ جسکو علامہ مجلسی وغیرہ نے
بحار وغیرہ مین نقل کیا ہے وہ یقینی موضوع ہین بسبب اسکے کہ مولوی صاحب کو اتنی عقل نہین
ہے جو اونکے معنی سمجھ سکین اور او نہین یہ کہین کہ خدا تو قرآن مین بصراحت ارشاد فرماتا ہے
کہ ہمنے قوم عاد و فرعون کو ہلاک کیا اور ہمنے موسے اور عیسیٰ پر توریت نازل کی اور سکھایا او ہمنے

وثمود و فرعون وغیرہ کو ہلاک کیا۔ شاید مولوی صاحب یہ سمجھتے ہین کہ سائر جنگہائے جناب رسولؐ جو امیر المومنینؑ کے ہاتھ سے فتح ہوئین او نہین خدا نے نہین فتح دی خود امیر المومنین ہی نے فتح کیا تھا۔ ہم یہ نہین کہتے کہ قوم عاد و ثمود وغیرہ بھی یقیناً امیر المومنینؑ کے ہاتھ سے ہلاک ہوئین لیکن امیر المومنینؑ کا نور سائر ملائکہ و مخلوقات سے پہلے خلق ہوا اور ملائکہ اجسام لطیفہ ہوکر طرح طرح کی شقتون اور سختیون کے دفع و ہلاک پر قادر ہین تو نور امیر المومنینؑ کا عالم ذر مین عاد و ثمود کو ہلاک کرنا وغیرہ بعید از عقل بھی نہین سمجھتے اور نہ ایسی چیزون کو یقیناً موضوع کہہ سکتے جیسا خود علامہ مجلسی نے کیا ہے کیونکہ ہم اسکے قائل ہین کہ جو قدرت خدا نے امیر المومنینؑ کو دی ہے وہ بعد جناب رسول نہ کسی نبی کو دی ہے نہ کسی ملک کو روحی وارواح العالمین لہ الفدا۔

علاوہ اسکے جو اعتراضات ارغام الماکرین وغیرہ پر اس رسالہ مین کئی ہین اونکا جواب ہمارے سائر رسائل مین خصوصاً دفع الملال بکشف فضائل الآل مین بتصریح مرقوم ہے اب یہان اونکے دوبارہ نقل کی ضرورت نہین۔ ہان بہت بڑا اعتراض اس رسالہ مین الکلام الحسنؑ پر یہ ہے کہ ہمنے اوسمین ائمہ علیہم السلام کو قاسم ارزاق عباد لکھا ہے۔ اور اُسکا جواب شافی بھی اوسی کتاب مین موجود ہے لیکن ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛ تفصیل اسکی اور روایات اس باب مین عین موقع پر اور دیگر مقامات متفرقہ بسیار سے ملین گے لیکن اجمالاً ہم یہان بھی لکھدیتے ہین۔ اگر قاسم رزق عین رازق ہے تو آپ آیۂ فالمقسمات امرا کے کیا معنی سمجھتے ہین اگر آپ قائل ہین کہ خدا نے بہت سے ملائکہ کو تقسیم رزق پر معین کیا ہے تو یہ بتائیے کہ آپکے نزدیک ائمہ علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہین یا نہین اگر افضل ہین تو ائمہ علیہم السلام کے قاسم رزق سمجھنے مین غلو کی دلیل بتائیے۔ علاوہ اسکے آپ امیر المومنینؑ کو قاسم جنت و نار جنہین رزق ابدی مہیا ہے جانتے ہین یا نہین اگر نہ جانتے ہون تو کہیئے والا پھر اگر قاسم رزق فانی سمجھے جائین تو کیونکر غلو ہے جو آپ بلا طائل طویل کو دراز کرتے ہین۔ ہان اگر آپ یہ کہین کہ ملائکہ کا تقسیم رزق پر مامور ہونا اور امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا قاسم جنت و نار ہونا واسطے قاسم الرزق [illegible]

قاسم رزق بھی ہین تواُنکی خاص دلیلین بھی الکلام الحسن مین مذکور ہین اور اُنھین سے محض تین
دلیل اعلااس مقام پر لکھتا ہون باقی جسکا جی چاہے کتاب الکلام الحسن مین دیکھے - اوّل
کتاب مذکور مین بصائرالدرجات سے بروایت ابوحمزہ ثمالی منقول ہے فرمایا جناب سید الساجدین
نے کہ اے ابوحمزہ نہ خواب کر قبل طلوع آفتاب کے کہ مین کراہت کرتا ہون اسمین
ان اللہ یقسم فی ذالک الوقت الرزاق العباد وعلے اید ینا یجریہا بدرستیکہ
کرتا ہے اوسوقت رزق بندگان کو اور ہمارے ہاتھون پر اوسے جاری کرتا ہے -
اور اس حدیث کے رُوات نزدیک اکثر کے کل ثقات ہین پس یہ حدیث حسب اصطلاح متاخرین
بھی صحیح ہے اور بہت سے متاخرین نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور کسی نے چون وچرا نہین کیا
دوم کتاب مذکور مین تفسیر برہان و مدینۃ المعاجز و جلد سابع بحار سے منقول ہے اور اونھین
کتاب اختصاص مفید رحمہ اللہ سے بروات سماعہ بن مہران ہے کہ مین بیٹھا تھا خدمت جناب
صادق علیہ السلام ہین کہ رعد گرجا اور بجلی چمکی پس فرمایا حضرت نے اما انّہ ملکان من ھذا
الرعد وھذا البرق فانّہ من امر صاحبکو آگاہ ہو کہ جو رعد گرجتا ہے اور جو بجلی چمکتی ہے وہ
تمہارے صاحب یعنے امام کے حکم سے ہے مین نے کہا کہ کون ہمارا صاحب ہے فرمایا کہ
امیرالمومنین ع اور یہ اوسوقت کسی خاص وجہ سے فرمایا والا مقصود صاحب امر سے خود وہ
جناب تھے - اور تقریب استدلال اس حدیث مین یہ ہے کہ ملائکہ امطار وارزاق سب تابع ہین
ان حضرات کے اور خدا حکم اپنا اونپر اونھین حضرات کے ذریعہ سے جاری کرتا ہے اور اسی
اعتبار سے جیسا کہ بحار مین ہے جب جناب صادق علیہ السلام نے ساتھ ابوحنیفہ کے کھانا
کھایا تو فرمایا بعد کھانا کھانے کے اللّھم ھذا منک ومن رسولک خدایا یہ تجھسے ہے اور تیرے
رسول سے ہے ابوحنیفہ نے اس کلام سے شرک کا اعتراض کیا حضرت نے جو جواب دیا وہ
الکلام الحسن مین مذکور ہے - اور انھین اعتبارات سے خدا نے جانوران صحرائی کو
الہام کیا جو جناب رسول سے اپنا رزق طلب کرنے آئے چنانچہ اسکو حیات القلوب مین
بسند ہاے معتبر کتب مفید و ابن بابویہ و راوندی سے نقل کیا ہے اور بحدیث جناب صادق ع
علیہ السلام بصائرالدرجات مین ہے ان الذئاب جائت الی النبی تطلب رزقہا یعنے بھیڑیے

[illegible] زیارت چہارم [illegible] سید الشہداء [illegible] بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے
نقل کیا ہے اور یہ زیارت منقول ہے کافی وتہذیب وکامل الزیارۃ مین جیسا کہ بحار مزار
الانوار مین ہے من اراد اللہ بدأ بکم[1] من اراد اللہ بدأ بکم بکم فتح اللہ وبکم
یختم وبکم یمحو اللہ ما یشاء وبکم یثبت الی ان قال ارادۃ الرب فی مقادیر اموره
تھبط الیکم ویصدر من بیوتکم الصادر عما فصل من احکام العباد جس شخص کا ارادہ کیا
خدا نے ابتدا کی آپ حضرات سے اور جس شخص نے ارادہ کیا خدا کا ابتدا کی آپ حضرات سی یعنے
یہی چاہیئے کہ آپ سے ابتدا کرے اور آپ حضرات کو اپنا شفیع گردانے آپ ہی سے افتتاح
کیا خدا نے اور آپ ہی پر اختتام کیا خدا نے اور بسبب آپہی حضرات کے محو کرتا ہی جو چاہتا ہے
اور بسبب آپکے ثابت کرتا ہے تا آنکہ فرمایا ارادہ رب کا مقدارات امور مین اوسکے اوترتا ہی
طرف آپ حضرات کے اور صادر ہوتا ہے آپکے گھرون سے ہر صادر اون چیزون سے
جنمین تفصیل ہے احکام بندگان کی یعنے جسکو جو چیز ملتی ہے وہ آپکے گھر سے ملتی ہے
اور خدا آپکے ذریعہ سے اوسکو دیتا ہے اور مثل مضمون اس حدیث کے کتاب
مستدرک الوسائل ونجم ثاقب وکلمہ طیبہ مین بسند معتبر غیبت طوسی سے نقل کیا ہے فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ جبکہ ارادہ کرتا ہے خدا کسی امر کا تو عرض کرتا ہے اوسکو جناب
رسولؐ پر پھر امیر المومنین وسائر ائمہ علیہم السلام پر یکے بعد دیگرے تا آنکہ منتہی ہوتا ہی امام
زمان تک پھر نکالتا ہے اوس امر کو دنیا مین اور جب ملائکہ چاہتے ہین کہ خدا تک کسی عمل کو
پہونچائین تو عرض کیا جاتا ہے وہ صاحب الزمان پر پھر ایک ایک امام پر تا آنکہ عرض کیا جاتا ہی
جناب رسولؐ پر پھر عرض کیا جاتا ہے خدا پر فما نزل من اللہ فعلی ایدیھم وما خرج
الی اللہ فعلی ایدیھم وما استغنوا عن اللہ عزّ وجل طرفۃ عین یس جو کچھ نازل ہوتا ہے
جانب خدا سے وہ ہاتھون پر اونھین حضرات کے اور جو کچھ کہ جاتا ہے پاس خدا کے وہ

[1] یہ جملہ ایک نسخہ کافی قلمی ونیز چاپ لکھنؤ مین ایک مرتبہ مذکور ہی اور تحفۃ الزائر وجلد بست ودوم بحار چاپ
طہران مین دو دو مرتبہ ذکر [illegible]

اونھین حضرات کے ہاتھون پر اور یہ حضرات مستغنی نہین ہین باعطاے خداے عزوجل سے بقدر حتیم
زدن اور آخر حدیث مین اسطرح غلو کو باطل فرمایا ہے کہ کوئی مقصر شروع حدیث سے اگر غلو کو
سمجھے تو اوسکی کوردلی ہے۔ اور مضمون اس حدیث کا متواتر ہے اور بہت سے احادیث
امثال اسکے ہمارے رسالون مین ملین گی۔ پس الحمد للہ کہ قاسم رزق ہونا ائمہ علیہم السّلام کا
عقل واعتبار ونقل سے اسطرح ثابت ہے کہ اسمین کلام دلیل سے تو نہین ہوسکتا یون بکنے کے
واسطے تو ائمہ علیہم السّلام کی شفاعت واستجابت ہی مین بے ایمانون کو کلام ہے اس
رسالہ کے آخر مین ایک خط جناب مولوی ارشاد حسین صاحب جونپوری کا چھپا ہے جس مین
یہ مضمون ہے کہ خواجہ صاحب کی تحریرات سے کوئی فساد عقیدہ نہین پایا گیا۔ اگر مین قسم
کھاؤن کہ یہ تحریر مولوی صاحب مذکور کی نہین ہے تو صحیح ہوگی مولوی صاحب کی معرفت
جو ائمہ علیہم السّلام سے ہے وہ مین خوب جانتا ہون ایسی جھوٹی تحریرات سے مین اون سے
بداعتقاد نہونگا خدا اون کا حشر ہمارے اجداد طاہرین کے ساتھ کرے اور مولوی کلب باقر
جائسی کے سوء اعتقادی سے محفوظ رکھے۔ خاتمہ وجہ مین اسکے جو ہمنے اپنے رسالہ کا
نام نصیحۃ النّاصب رکھا ہے۔ واضح ہو کہ ناصبی بعلن عداوت اہل بیت کو کہتے ہین
جسکو اہل سُنّت والجماعت بھی بُرا سمجھتے ہین اور عداوت محض اسی پر منحصر نہین ہے کہ اون
حضرات کو گالیان دے بلکہ جو شخص اونکی ایسی تنزیل مراتب کرے جو اہل اسلام کے خلاف ہو
تو وہ بھی مثل ناصبی کے تمام اہل اسلام کے نزدیک خارج از اسلام ہوگا مولوی کلب باقر
جائسی مدعی تشیّع نے جناب رسول وائمہ علیہم السّلام کی ایسی تنزیل مراتب کی ہے جسکو محققین
اہل سُنّت وجماعت بھی قبول نہین کرتے بلکہ اونکو خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہین چنانچہ ہم
فتواے اہل سنت کو لکھدیتے ہین جنسے حضرات ناظرین سمجھہ لین گے کہ وہ مولوی کلب باقر
جائسی کو کیسا سمجھتے ہین۔ اور چونکہ مولوی کلب باقر جائسی نے افتراءً اون فتاوی کو جو رسالہ
اثنا عشریہ و اعلی ورد کے عین الفاظ سے ماخوذ تھے مخالف ہونا اونکا ہر دو رسالہ مذکورہ سے
مشہور کیا لہذا ہمکو یہان ضرور ہے کہ پہلے ہم اونکے عین الفاظ کو ملاحظہ ناظرین کے لیئے
لکھدین پھر استفتاء کو لکھین تاکہ کوئی منصف بلکہ غیر منصف بھی یہ نہ کہہ سکے کہ استفتاء بقول

الفاظ الناسمین مین ہم لکھ چکے ہین مگر یہان پھر محض وہی اقوال لکھے جاتے ہین جن سے
استفتاء ماخوذ ہے اور چونکہ کافی و دیگر کتب متداولہ امامیہ کے جھوٹے سمجھنے والے کا
اور اونمین اجمالاً اکثر فضائل اہل بیت کے جھوٹے سمجھنے والے کا سوال اہل سنت سے بیجا تھا
لہذا کافی کی جگہہ اونسے بخاری کا سوال کیا گیا ہے اور پوچھا گیا ہے کہ جو کتب متداولہ
اہل سنت مین اکثر اخبار فضائل خلفاء راشدین کو مظنون الکذب سمجھے وہ آپکے نزدیک
کیسا ہے اونکا جواب دیکھکر کوئی جاہل شیعہ بھی ایسے شخص کو مذہب امامیہ مین داخل نہین
سمجھہ سکتا جو کافی اور دیگر کتب متداولہ امامیہ کو مظنون الکذب سمجھے اور اکثر اخبار کو اونکے
فضائل اہلبیت مین جھوٹھا کہے۔ اب بعد اس تمہید کے ہم چند اقوال جائسی کو اونکے رسالون سے لکھتے ہین

اول اونکا یہ اعتقاد ہے کہ استجابت دعائے نبی و امام بسبب کثرت تداول و شدت موانست
ضروری مذہب سمجھی جاتی ہے۔ تنبیہ الغافلین صفحہ ۵ سطر ۱۱۔ ضروری مذہب اسلام جسکا منکر
اسلام سے خارج ہو جاتا ہے وہ امر نہین جو کسی زمانہ مین یا کسی مقام پر بسبب کثرت تداول
و شدت موانست کے ضروری مذہب سمجھا جانے لگے اسیطرح ضروری مذہب شیعہ وہ امر
نہین ہو سکتا جو کسی زمانہ مین یا کسی مقام پر بسبب کثرت تداول و رواج کے یا بوجہ شدت
موانست کے ضروری سمجھا جانے لگے پس منکر اوسکا یا وہ شخص جو اوسمین متوقف ہو مذہب
شیعہ سے بسبب اوس انکار یا توقف کے خارج نہوگا بلکہ وہ شخص جو ایسے شخص کے مذہب شیعہ
یا ملت اسلام سے خارج ہونے پر اصرار کرے اوسکے فسق مین کوئی شبہہ نہین اور احتمال اسکا ہے
کہ خود اوسکے اسلام اور تشیع مین کلام ہو ایضاً صفحہ ۱۹ سطر ۹۔ اعتقاد اسکا کہ ائمہ معصومین
کی کل دعائین قبول ہوتی ہین باین معنی کہ اثر اونکا خارج مین ظاہر ہو جاتا ہے ضروری
مذہب شیعہ سے معلوم نہین ہوتا اسلیئے کہ کوئی دلیل قطعی ایسی نہین جس سے اس امر کا
قطع و یقین ہر شخص کو حاصل ہو جائے۔

دوم اونکا اعتقاد ہے کہ استجابت دعائے نبی و امام ایسا امر ہے جسمین بوجہ عدم قطعیت
دلیل کے اکثر [illegible] خلاف [illegible] تنبیہ الغافلین صفحہ ۵ سطر [illegible] جو چیز ایسی نہو بلکہ اوس مین

... خلاف ہو یا بوجہ عدم قطعیت دلیل کے سنداً یا دلالۃً گنجائش
خلاف کے ہو پس اوس امر کے منکر یا اوسکو جو اوس مین بوجہ عدم قطعیت یا عدم نصوصیت
مفاد کے توقف کرے یہ نہین کہہ سکتے کہ مذہب شیعہ سے بسبب انکار و توقف کے خارج
ہو گیا یہی طریقہ علمائے متدینین امامیہ کا ہے بلکہ جو شخص خلاف اس طریقہ مرضیہ کے رفتار
کرکے جرأت کو تکفیر و تضلیل مین اوس شخص کے جسکا اسلام یا ایمان محرز و معلوم ہو چکا ہے
اپنا سجیہ و طریقہ قرار دے اوسکے فاسق ہونے مین کوئی کلام نہین بلکہ اگر حلال جانکر اوسکو
کرے تو بعید نہین کہ وہ دائرۂ مذہب شیعہ بلکہ اسلام سے خارج ہو جائے ایضاً صفحہ
۱۸ سطر ۲ - اور تحقیق اسکے کہ حضرت ابراہیم کا استغفار بیکار گیا یا نہ ہمکو اسکے تکلیف نہین
دیگئی کہ ہم نفیاً یا اثباتاً اس باب مین کوئی اعتقاد حاصل کرین مگر ظاہر آیات قرآنی سے تو
یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے استغفار کیا اور قبول نہ ہوا اور بعض روایات بھی
مؤید اسکے ہین - ایضاً صفحہ ۲۰ سطر ۱ - پس ہو سکتا ہے کہ خواجہ صاحب بھی بسبب اسکے کہ
کوئی دلیل مفید قطع و یقین اونکو ایسی نہ ملی ہو کہ جو صراحۃً دلالت اسپر کرتی کہ حضرات ائمہ
معصومین ع کی کوئی دعا رد نہین ہو سکتی اوسی معنی سے جسکا ذکر پیشتر ہوا اسباب مین متوقف ہون
سوم اونکا اعتقاد یہ ہے کہ اخبار استجابت دعائے نبی و امام نص اسپر نہین کہ اثر دعا مین اون
حضرات کے تاخیر نہوتی تھی عرف عام مین اطلاق قبول اوسیوقت ہوتا ہے جب ظہور اثر مین
تاخیر معتد بہ نہ ہو - اسکات المجانین صفحہ ۵ سطر آخر - مجلسی علیہ الرحمہ نے اون اخبار کو جس فصل مین
ذکر فرمایا ہے اوسکے عنوان کے ملاحظہ سے واضح ہے کہ وہ اخبار ایسے نہین کہ جنکے ظواہر
اعتقاد ضروری مذہب شیعہ سے ہو اور وہ اخبار اگرچہ بحسب سند معتبر بھی ہون مگر پھر بھی
احاد ہین حد تواتر کو نہین پہونچ سکتے اور بحسب دلالت اثبات مرام مین نص نہین ہین اسلیے
کہ بملاحظہ اونکے سیاق کے مفاد اونکا یہ نہین کہ ہر وقت و ہر مقام مین وہ اپنی دعا سے
سنگ خارہ کو دوپارہ فرما دیتے تھے جیسا کہ مقصود اوس اہل علم اور اوسکے امثال کا ہے
بلکہ قدر متیقن اس قسم کے اخبار کا یہ ہے کہ خدا نے اسکو کہ اونکی دعا سے پتھر گھسکر دونیم ہو جاوے

ایسا فرما سکتے تھے جیسا کہ اور خود [illegible]

حاجت مین ہوتا تھا اور اسی طرح جب وہ حضرات مقام حاجت مین بغرض اثبات امامت

واقامت حجت اسم اعظم پڑھتے تھے تو جس چیز کے لیئے پڑھتے تھے وہ ہوجاتی تھی اس قسم کے اخبار نص

اسپر نہین کہ اون حضرات کے کسی دعا کی اثر کے ظہور مین تاخیر نہین ہوتی تھی عرف عام مین

قبول ہونے کا اطلاق اوسی وقت ہوتا ہے جب ظہور اثر مین تاخیر معتد بہ نہو۔ میرے اس

بیانکی تصدیق ارباب فہم و دیانت کرینگے اور اونہین سے مجکو کام ہے اوہام عوام کالانعام

کے دفع کا مجھے التزام نہین۔

چہارم اونکا اعتقاد یہ ہے کہ مقام فرض مین ہوسکتا ہے کہ نبی و امام کوئی دعا کرین اور

مصلحت نہو کہ خدا اثر کو اوس دعا کے ظاہر کرے (تنبیہ الغافلین صفحہ ۱۹ سطر ۲۰) پس مقام فرض مین

ہوسکتا ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کوئی دعا فرمائین اور مصلحت نہو کہ خدا اوس دعا کے اثر کو ظاہر کرے

پنجم کلب باقر جائسی کہتے ہین کہ قائل استجابت کو چاہیئے کہ کوئی ایسی دلیل پیش کرے

جو نص ہو اسپر کہ نبی و امام مصالح و مفاسد جمیع اشیاء پر مثل خدا کے مطلع تھے تاکہ ہر دعا

اونکی مشتمل مصلحت پر ہوتی تاکہ خدا اوسکو ضرور قبول کرتا۔ تنبیہ الغافلین صفحہ ۲۰ سطر ۱۲ مولف

کو چاہیئے تھا کہ کوئی ایسی دلیل پیش کرتے جو نص ہوتی اس مین کہ ائمہ معصومین ع

جمیع اشیاء کے جمیع مصالح و مفاسد پر مثل خدا کے مطلع تھے تاکہ ہر دعا اون کی

مشتمل ہوتی مصلحت پر تاکہ خدا اوسکو ضرور قبول کرتا۔

ششم نبی و امام روشن ضمیر نہین ہین کیونکہ روشن ضمیر اوسکو کہتے ہین جو عالم الغیب

ہو تنبیہ الغافلین صفحہ ۵۶ سطر ۴۔ روشن ضمیر اوس انسان کو کہتے ہین جو عالم الغیب ہو

خواجہ صاحب نے اگر یہ کہا کہ وہ حضرات خدا کی طرح عالم الغیب نہ تھے تو کیا برا کہا۔

ہفتم کافی و دیگر کتب متداولہ امامیہ مین اخبار موضوعہ ہین۔ تنبیہ الغافلین صفحہ ۶۳ سطر ۱۲

محض اسوجہ سے کہ کوئی چیز اون کتابون مین ہو جو جمہور امامیہ مین متداول ہین وصف

احادیث سے خارج نہین ہوسکتے جیسا کہ ماہرین پر خوب واضح ہے اصول کافی مین وہ

روایتین [illegible] صحیح ہے کیا وہ موضوع نہین خود ائمہ نے اس قسم کی روایتون کو

موضوع قرار دیا ہے علے ہذا القیاس وہ روایتین جو کتب متداولہ مین ہین اور جبر و تفویض پر دلالت کرتی ہین کیا اونکو آپ موضوع نہین سمجھیے گا جب زمانہ ائمہ مین مؤلفات اصحاب ائمہ مین اخبار موضوعہ کی تدلیس ہوئی تو ان کتب متداولہ سے جو اونھین سے ماخوذ ہین کسطرح کوئی عاقل نفی اخبار موضوعہ کے بطریق قطع و یقین کرسکتا ہے۔ اور حاشیہ پر ہے خصوصاً اون کتب متداولہ مین جو متاخرین مین متداول ہوگئے ہین مثل مدینۃ المعاجز وغیرہ کے (یعنے بحار و وسائل و وافی و عوالم وغیرہا کے) اسی مدینۃ المعاجز کے حق مین سید ہاشم بحرینی سے ایک محقق معاصر نے فرمایا تھا کہ پیشتر علمائے بقدر امکان زحمت فرماکر اخبار کی تنقید فرمائی اور تمنے زحمت کرکے پھر تخلیط کردی۔

ہشتم اونکا یہ اعتقاد ہے کہ اخبار فضائل اہلبیت کتب متداولہ امامیہ مین احاد ہین۔

نہم اور اکثر اخبار احاد جنسے بعض قاصرین اثبات فضائل اونکا کرتے ہین محتمل الکذب بلکہ مظنون الکذب ہین۔ تنبیہ الغافلین صفحہ ۶۲ سطر آخر بہ نسبت اعتقادات کے اخبار احاد پر اتکال اسلیئے نادرست ہے کہ مفید یقین نہین اور بدون حصول یقین اعتقاد کا تحقق نہین ہوسکتا علاوہ اسکے اکثر اخبار احاد جنسے بعض قاصرین اثبات بعض اعتقادات کا کرتے ہین محتمل الکذب بلکہ مظنون الکذب ہین۔ یہ نو جملے ہین جنکو ہمنے اونکے رسالون سے لکھدیئے ہین تاکہ استفتاء آیندہ کو کوئی مخالف ان جملون کے نہ لکھہ سکے سوا اسکے کہ سنیون سے کافی کی جگہہ بخاری کو پوچھا ہے تاکہ معلوم ہو کہ وہ لوگ بخاری کے موضوع سمجھنے والے کو اپنے مذہب مین نہین سمجھتے پھر کافی و دیگر کتب امامیہ کے اخبار کو جو شخص موضوع سمجھے اوسکو امامیہ کیونکر اپنے مذہب مین داخل سمجھہ سکتے ہین اگر کافی و دیگر کتب متداولہ کی موضوعیت تسلیم کرلیجائے تو مذہب امامیہ بھی باطل ہوگا۔ اور اس جگہہ محض وہی اقوال مولوی کلب باقر کے لکھے گئے ہین جنپر استفتاء آیندہ مشتمل ہے اور قائل ایسے کفر و زندقہ کا از روے دلائل عقلیہ و شرعیہ بسیار ہرگز مومن نہین ہے اور ہم ایسے اعتقاد والے کو فیمابینی و بین اللہ بیدین سمجھتے ہین اور اوسکے لعن کو محض جائز نہین جانتے بلکہ اوسپر لعن کو اور اوس سے برائت کو فرض و واجب سمجھتے ہین کیونکہ ایسے اعتقاد والا ہرگز قائل عصمت و نبوت و امامت و شفاعت [illegible]

عصمت کا نہیں ہو سکتا اور ...

رہتی اور دیگر اقوال مضلہ کلب باقر کو جو شخص مع جواب کے دیکھنا چاہیے وہ ہمارے رسالون کو خصوصًا قتل المحاربین والیقاظ النائمین ودفع الملال بکشف فضائل الآل کو دیکھے کہ اون سے بھی محض ضلالت وبیدینی مولوی کلب باقر کی معلوم نہ کرے گا بلکہ سمجھے گا کہ یہ شخص صاحب عداوت اہل بیت ہے جس سے برائت مثل سائر دشمنان اہل بیت علیہم السلام واجب ولازم ہے اب ہم اوس استفتاء کو نقل کرتے ہین جو نو امور گذشتہ پر مشتمل ہے اور ہر ہر جملہ پر ہندسے بنا دیے ہین تا کہ ناظرین نو امور گذشتہ سے ہر ہر عدد کا ملان کر لین۔

استفتاء از علمائے اہلسنت مشتمل بر اعتقاد مولوی کلب باقر جائسی مدعی تشیع منکر استجابت دعائے اہل عصمت وطہارت ۔ چہ میفرمایند علمائے اہل سنت درباب شخصے کہ در استجابت دعائے جناب رسول مقبول صلعم میگوید کہ استجابت انحضرت صلعم بسبب کثرت تداول وشہرت موانست ضروری مذہب فہمیدہ میشود وبگوید کہ استجابت انحضرت صلعم امرے است کہ بوجہ عدم قطعیت دلیل گنجایش خلاف دران است وبگوید کہ اخبار استجابت انحضرت صلعم نص بران نیست کہ در اثر دعائے انحضرت تاخیر نمی شد در عرف عام اطلاق قبول در وقتے میشود کہ در ظہور اثر تاخیر معتد بہ نشود۔ وبگوید کہ در مقام فرض میتواند شد کہ جناب رسول مقبول صلعم دعائے بفرمایند ومصلحت نباشد کہ خدا اثر آن دعا را ظاہر کند۔ وبگوید کہ قائل استجابت را باید کہ دلیلے پیش کند کہ نص باشد برانکہ انحضرت صلعم بر مصالح ومفاسد جمیع اشیاء مثل خدا مطلع بودند تا کہ ہر دعائے انحضرت صلعم مشتمل بمصلحت میشد تا خدا آنرا ضرور قبول میکرد۔ وبگوید کہ حضرت رسول مقبول روشن ضمیر نیستند زیرا کہ روشن ضمیر آنرا میگویند کہ عالم الغیب باشد۔ وبگوید کہ در صحیح بخاری ودیگر کتب متداولہ اہل سنت اخبار موضوعہ اند وبگوید کہ اخبار فضائل خلفاء راشدین در کتب متداولہ اہل سنت احاد اند۔ وبگوید کہ اخبار احاد کہ بعض قاصرین ازان اثبات فضائل ایشان میکنند محتمل الکذب بلکہ مظنون الکذب اند پس شخص مذکور را در کدام گروہ محسوب میفرمایند بتصریح بیان فرمایند

[illegible] آنحضرت صلعم بسبب کثرت
تداول و شدت موانست ضروری مذہب می فہمد از دائرہ اسلام خارج است۔ و ہر کہ استجابت
دعاء آنحضرت صلعم ظنی دارد پردہ عدم قطعیت دلیل درمیان آرد از تزلزل ایمان خالی نیست
و استجابت دعاء آنحضرت صلعم ضروری اگرچہ بالخصوص نصی بران صادر نشدہ لیکن بدلائل النقص
فہمیدہ می شود کہ در اجابت دعاء آنحضرت صلعم اگرچہ تاخیری درمیان آید لیکن ہرگز قبول افتد
حتے کہ دعاء عامہ مومنین ہم استجابت آن از کلام مجید فہمیدہ میشود چنانچہ از آیۂ ادعونی
استجب لکم ہویدا است و نیز دعاء آنحضرت صلعم خالی از مشیت باری تعالے نشدہ چنانکہ
از فحوائے ما ینطق عن الھویٰ ظاہر است و ہر دعائے کہ ہرگز اجابت نرسیدہ چنانکہ دربارہ
ابوجہل از قرآن پاک ثابت می شود سببش تخلیہ قلبی از خلوص بہ نسبت آن کافر بیشتر رو نمودہ بود
و دربارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بپایۂ اجابت رسیدہ کہ بخلوص قلبی از زبان مبارک صادر
شدہ بود ہرچند کہ در دعاء آنحضرت صلعم ہر دو کس شریک بودند۔ بالفرض جناب رسول مقبول
صلعم دعا بفرمایند و مصلحتے نباشد کہ خدائے تعالے اثرے از ان دعاء ظاہر فرماید اینہم بکمال
جہل است زیرا کہ دعاء رسول مقبول صلعم بغیر مشیت ایزدی گاہے صادر نشدہ و انچہ بوقوع آمد
حالش بالا مذکور شد۔ و ہر کہ دلیلے بابت دعاء آنحضرت صلعم طلب کند و تفریع بران کند کہ
آنحضرت صلعم بجمیع مفاسد و مصالح اشیاء مثل خدا مطلع شوند غلط است چہ استجابت محض
برضامندی باری تعالے متصور میگردد و علم الاشیاء بمفاسد و مصالح آن تعلق ندارد۔ و ہر کہ
بگوید کہ آنحضرت صلعم روشن ضمیر نبودند و معنی روشن ضمیر عالم الغیب قرار دادہ باطل است چرا کہ
روشن ضمیر آن کس را گویند کہ باری تعالے قلب آنرا بکشاید کہ او از نور ایمانی اشیاء نادانستہ را
از ضیاء نور ایمانی می بیند و این را عالم الغیب نمی گویند۔ و ہر کہ صحیح بخاری را از اخبار موضوع
شمردہ است از دائرۂ اہل سنت و الجماعۃ خارج است کہ علمائے دین و جہابذۂ محدثین بخاری را
اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری شمردہ اند و کسے بموضوعیت روایات آن قائل نشدہ است
و ہر کہ روایات احاد در فضائل خلفاء راشدین بیان کردہ است خالی از جہل نیست کہ تمامی

بابت اثبات فضائل خلفاء راشدین لظن کاذب خود فہمیدہ است از جماعت اہلسنت والجماعت خارج است پس ہر شخص این چنین اعتقاد دارد از جماعت اہل سنت بیرون است واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۔ کتبہ محمد ہدایت علی عفی عنہ لکھنوی

مہر

ہذا الجواب صحیح والمجیب نجیح خادم خلق اللہ محمد سلیم اللہ اعظم گڈھی

طالعت ہذا الجواب مرۃ وظننت انہ صحیح وانا العبد المذنب محمد مجتبیٰ قلی المحمودی العثمانی الہارونی الابراہیمی الادہمی نسباً الحنفی مذہباً الجونفوری وطناً کیون مولوی کلب باقر جائسی

انکار استجابت دعائے نبی و امام کا نتیجہ تو آپنے دنیا مین دیکھا کہ اہل سنت بھی آپکو خارج از اسلام بتاتے ہین اب جس نتیجہ کی آخرت مین امید ہے اوس سے پناہ مانگئے اب بھی ہوش مین آئیے خدا کی درگاہ مین توبہ کیجیے اور اپنے تئین علامۂ دہر نہ سمجھیے اور اپنی قلت استعداد و فہم کا دل مین اعتراف کر کے پاک وصاف ہو جائیے پھر یہ موقع بھی ہاتھ سے جاتا رہیگا خیر جو ہو سو ہوا اب آخرت مین مصداق ذق انک انت الکریم کے نہ بنئیے و بتضرع وزاری درگاہ خدا مین توبہ کیجیے اور بعجز وانکسار نبی و امام سے استشفاع کیجیے کہ دنیا ہی مین وہ حضرات آپکو پاک وصاف کرا دین اور جو کچھ اونکی تنزیل مراتب کی ہے اوسکو خود بخشدین اور بخشوا دین والا آپکا اعتقاد آپکو مبارک رہے ہمسے کیا مطلب جو چاہیے کیجیے لیکن ہم بغیر توبہ آپکو مومن وموالی اون کا نہین سمجھہ سکتے ۔

مخفی نرہے کہ سنیونکو عموم استجابت دعائے جناب رسولؐ و دیگر انبیا مین اختلاف ہے اور غیر محققین اونکے عموم استجابت کے قائل نہین ہین جیسا اونکے کتب سے ظاہر ہے اور مولوی کلب باقر جائسی نے اونھین کے اتباع سے اعتقاد عدم استجابت کو اختیار کیا ہے بعض علمائے اہلسنت نے جواب استفتاء سابق مین جو بخاری کا سوال حذف کر کے کیا گیا یہ جواب لکھا

جواب استفتاء سابق از بعض غیر محققین اہل سنت

ہو المصوب حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم مستجاب الدعوات بودند اما استجابت جمیع ادعیہ ضرور نیست حکم باکثر می باشد بعض ادعیہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رد کردہ شدہ است

صلے اللہ علیہ وسلم از الفاظ ہمسری کف لسان باید و شکی نیست کہ حضرت را علم غیب مثل خدا نبود
و کسے این چنین اعتقاد ندارد اما بہ نسبت کافۃ الخلق اعلم بودند و روشن ضمیر عالم الغیب را
نگویند چہ عالم الغیب بجز خدا نیست ولی ضمیر ندارد و ہر کہ ضمیر دارد عالم الغیب نیست بلکہ روشنضمیر
آنرا گویند کہ دلش صافی باشد نظری را بالتفات نفس مثل بدیہی دریابد و این صفت در آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ اکمل موجود بود واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ ابو الغنا محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الوحید ۵ سنہ ۱۳۲۳

(مہر: محمد عبد المجید ابو الغنا ۱۳۱۳)

اس جواب کے لکھنے سے مقصود یہ ہے کہ اعتقاد مولوی کلب باقر جائسی استجابت مین
یا تو محققین اہل سُنّت سے بھی مخالف ہے یا اونکے غیر محققین کے موافق ہی اور دونو حالت مین
اعتقاد اونکا استجابت دعا نبی و امام مین مخالف مذہب امامیہ ہے اور میرے خیال مین
روشنضمیر نہ سمجھنے مین جناب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ کے سائر اہل سُنّت سے مخالف ہی
اور باوجود ایسے عقائد خبیثہ کے کوئی محقق مذہب اسلام کا اور کوئی مومن دیندار مذہب
امامیہ کا مولوی کلب باقر جائسی کے نفاق و ضلالت و عداوت اہل عصمت مین شک
نہین کرسکتا اور وائے ہے اون سفہاء امامیہ پر جو ایسے شخص کو اپنے مذہب مین داخل
سمجھین جسکو محققین اہل سُنّت والجماعت تک خارج از اسلام جانین والسلام علی
من اتبع الہدی وجانب الضلالۃ والردی فی الخامس من شہر شوال سنہ ۱۳۲۳ھ

وصلے اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

تمت

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء مین مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ مین چھپا

وہ رسائل جو رد انذار الناذرین ورسالہ یا علی مدد مین شایع ہوئے

اول ۔ الکلام الحسن ۔ دوم ۔ ارغام الماکرین ۔ سوم افحام الحائرین

وہ رسائل جو رد اقوال کلب باقر جالسی مین شایع ہوئے جنہون نے ہر دو رسالہ کی تائید کی اور استجابت دعاے نبی و امام کا انکار کیا اور وضعیت کتب متداولہ کے قائل ہوئے

اول تصحیح البراہین جسمین رد ہی اُنکی اُس تحریر کا جسکو عراق سے بھیجا ۔

دوم حجۃ الایمان لزوم استجابت دعاے نبی و امام مین

سوم حجۃ القاطعہ بجواب اتمام حجت

چہارم تدمیر الخائبین بجواب تبکیت الخائبین ۔

پنجم تفضیح السارقین جسمین ثابت کیا ہی کہ رسالہ انذار الناذرین و رسالہ یا علی مدد تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل وہابی سے ماخوذ ہے ۔

ششم ۔ رسالہ قتل المحاربین بجواب اسکات المحاربین

ہفتم الفاظ النائمین لدفع الغادرین بجواب تنبیہ الغافلین لطرد الماکرین ۔

ہشتم فضل الصمد فی استفہام ما فی القول الاسد فارسی ہی اور یہ استفتا ہی جناب سید کاظم طباطبائی و جناب شیخ محمد حسین مازندرانی مدام ظلہما سے

نہم اعلان صدق القرآن اور یہ ایک جزو ہی رسالہ آیندہ کا

دہم الصول الاشد لرد ما فی القول الاسد ۔

یازدہم ۔ دفع الملال بکشف فضائل الآل فارسی بجواب کشف الحال باجمال المقال

دوازدہم نصیحۃ الناصبین بجواب فضیحۃ الکاذب

مختصر فہرست کتب اثنا عشریہ

تاریخ الانبیا اردو جلد اول تصنیف مولوی شیخ احمد صاحب مرحوم اثنا عشری جسمین تاریخی حالات پیغمبرونکے بھی ہین اور مناظرہ بھی ہے ۲عہ

شمس الضحی اردو تصنیف لیثاً عہ ۔ کشف الحجاب اردو تصنیف ایضاً ۹ر

عقبات عالم افروز اردو جلد اول جلد دوم ۱۲ ۔ نجم الہدی اردو بجواب آسمان الہدی ۔ عہ

تحفۂ منتظیہ فارسی جواب تحفۂ اثنا عشری ۸عہ ۔ منظر الحق اردو جواب الحق کو ۔

ہلسنت کا بیان ۸عہ ۔ ذو الفقور اردو جواب پادریان نصاری ۱ر

فہرست حیدریہ بجواب شوکت عمریہ فارسی عار

دفع المغالط تصنیف مولوی سید عمار علی صاحب عہ

دلیل الوصل جواب القول مع الفصل اردو ۳ر

بشارت احمدی اردو جواب ہنود ان ۷ ۔ ریاض نور مولود فخر بنی

حضرت رسول الطریق شیعہ اردو ۸عہ ۔ تحفۂ احمدیہ اردو سہ جلد کامل

در مسائل غیرہ عہ ۔ نجاۃ الدارین فی حقوق الوالدین اردو ۲ر

جسقدر کتب درکار ہون راقم سے طلب کرین ۔

فہرست کتب کلان اثنا عشری آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مذہب اسلام کے فتحیابی کی خوشخبری

مخفی نرہے کہ مسئلہ صلیب مذہب نصاریٰ مین بناے دین وایمان اور کل مسائل کے روح
وجان ہے اسواسطے کہ انکے نزدیک نجات کا مدار اسی پر ہے اگر حضرت عیسیٰ ابن مریم کا
مصلوب ہونا ثابت ہوجاے تو یہہ لوگ بزعم خود بلا تعمیل احکام شریعت صرف صلیب پر
ایمان لانے سے مفت نجات پا سکتے ہین اور احکام شرعی کا ترک کردینا انکی نجات مین کچھہ
مانع نہین ہوسکتا اور یہی وجہ ہے کہ اس قوم نے توریت کی کل شرعی احکام ابدی وغیر ابدی
مثل ختنہ وطہارت وصوم وصلواۃ وحلال وحرام سب اوٹھا دے اور باعلان یہہ منادی
کردی کہ مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد ہم احکام شرعی سے بالکل آزاد ہوگئے کیونکہ مسیح
نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑایا کیونکہ ہمارے بدلہ لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے
کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے دیکھو گلاتی کا ۳ باب ۱۳ اور اگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب
ہونا نہ ثابت ہو تو پھر انکو نجات پانیکی کوئی امید باقی نہین رہتی اسواسطے کہ انکے مذہب
مین کسی طرحکی عبادت اور کوئی عمل خیر مقبول نہین ہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ مسئلہ
تثلیث والوہیت وابنیت اگرچہ مثل مسئلہ صلیب مذہب نصاریٰ کے اصول مین داخل
ہین مگر تینون مسئلے ایسے ہین کہ اونکا اثبات دلیل وبرہان سے نہین ہوسکتا بلکہ صرف
روح القدس کی عنایت اور ایمان کی قوت سے تسلیم کئے جاتے ہین اور بیبل مین صراحتاً
اونکا بیان نہی نہین ہے بلکہ رمز وکنایہ سے سمجھی جاتی ہین لہذا اگر کوئی شخص اون مین شک
پیدا کرے تو کچھہ تعجب کی بات نہین ہے مگر قصہ صلیب تاریخی حال ہے اور اناجیل مین
اسکا بیان ایسا مشرح ومفصل ہے کہ اور کسی چیز کا ایسا شرح بیان نہین ہے اور دیگر امور
کے بیان مین اناجیل اربعہ مین کچھہ اختلافات بھی پائے جاتے ہین مگر اس قصہ کے بیان
مین کچھہ اختلاف نہین ہے اور کل عیسائی اور یہودی اور رومی اوسکے مصلوب ہونیکی
گواہی دیتے آئے ہین اور کسی قوم نے آجتک اس مین کچھہ شک نہین کیا اور کل انبیا

اوسکے مصلوب ہونیکی سچی خبریان دیتے آئے ہین اور کل حواری اسی کی منادی ہر مقام
مین کرتے رہے اور اسی منادی کی سبب سے یہودیون کے ہاتہون سے طرح طرح کی ذلتین
اور مصیبتین اوٹہائین یہان تک کہ جان سے مارے گئے لیکن اس منادی سے باز نرہے
چنانچہ کتاب اعمال الرسل اور پولوس مقدس کے خطوط اسپر شاہد ہین اور مسئلہ صلیب کے
جلالت قدر اس سے بہی ظاہر ہوتی ہے کہ پطرس نے یہودیون کے بار عام مین تین بار حضرت
عیسی کا انکار کیا اور یہہ انکار حضرت کو کچہہ ناگوار نہوا اور پطرس کے حق مین ناراضی کا کوئی کلمہ
نہ فرمایا لیکن جب ایک مرتبہ حضرت نے اپنے مصلوب ہونیکی پیش خبری کی اور پطرس نے
اوسکا انکار کیا تو حضرت کو یہہ انکار ایسا ناگوار ہوا کہ پطرس کو کہا اے شیطان میرے پاس
سے دور ہو تو میرے لئے ٹہوکر ہے دیکہو متی ۱۶ باب ۲۱ سے ۲۳ تک اور اسی صلیب پر عیسائی
مذہب کی بنیاد قایم ہے یہانتک کہ بعض فرقون نے مسئلہ تثلیث اور الوہیت مسیح کا
انکار کیا ہے لیکن صلیب کا انکار کسی نے آج تک نہین کیا ہے پس یہہ مسئلہ ایسا مستحکم و یقینی ہے
کہ اوسکو کسی طرح سے جنبش و لغزش نہین ہوسکتی اور یہہ بہی کہتے ہین کہ قرآن اور رسول
عربی نے اگرچہ حضرت عیسی کی پاک پیدایش اور رسالت اور معجزات اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ
ہونیکا اقرار کیا لیکن چونکہ صلیب کا انکار کیا جو ہماری نجات کا وسیلہ ہے اسی وجہ سے ہمکو
جتنا رنج رسول عربی سے ہے اوسکا عشر عشیر بہی یہودیون سے نہین ہے حالانکہ
یہودیون نے حضرت مریم پر ناجایز تہمت لگائی اور حضرت عیسی کو بدترین خلایق کہا
اور کوڑے مارے اور منہ پر تہوکا اور قتل کیا اور ان بیانون سے ظاہر ہوتا ہے کہ صلیب کا
مسئلہ ترسا کے مذہب مین کتنی قدر و منزلت رکہتا ہے اور اوسکے اثبات سے انکو کتنی
منفعت اور اوسکے ابطال سے انکو کتنی مضرت ہے اور اسکے ضروری ہونیکی نہایت
بین دلیل یہہ ہے کہ اگرچہ اسکی اثبات سے انکے مقدس پولوس کی شہادت سے
حضرت کا ملعون ہونا لازم آتا ہے لیکن اس شناعت کی کچہہ پروا نکرکے اوسکی اثبات ہی
کی کوشش کئے جاتے ہین نعوذ باللہ من ہذا الکفر اور عوام اسلام کو مغالطہ دینے کے
واسطے اکثر یہہ کہا کرتے ہین کہ قران کا یہہ دعوی نسخ کو اصل کے روبرو کیونکر قابل

اعتبار ہوسکتا ہے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ ہم نے جو قران کا انکار کیا اوسکی اصل وجہ یہی ہے
کہ اوس نے انجیل کے تصدیق کرنے کے بعد صلیب کا انکار کیا جو کہ چارون انجیلون
مین مشرح موجود ہے اور یہہ صریح تناقض ہے اور عوام اسلام اونکی یہہ تقریرسُن کے
گہبراجاتے ہین اور ہمارے علماے اعلام نے اگرچہ اور مسائل مین مثل اثبات تحریف
والبطال تثلیث واثبات نبوۃ وقرآن مین ایسے بےمثل ولاجواب کتابین لکہین کہ عیسائیون
کو دم مارنے کی جگہہ باقی نرہے لیکن خاص اس مسئلہ مین کسی نے ابہی تک ایسی کتاب
نہین لکہی تہی جس سے اس مسئلہ مین بہی عیسائیون کا منہ بند ہوجاتا سو الحمد للہ کہ فی زماننا
مولانا ومقتدانا حامی مسلمین سرامد متکلمین محقق کامل مدقق فاضل عالم بیعدیل ماہر
دقایق توریت وانجیل جناب مولوی سید حمید الدین صاحب الہ ابادی دام افضالہ نے
ایک کتاب ایسی بےمثل ولاجواب لکہی ہے جس سے عیسائیون کے کل اصول و
فروع درہم وبرہم ہوگئے اور صلیب کا البطال توا ناجیل مروجہ کی عبارت سے الیسا صاف
وصریح کردیا کہ عیسائیون کو دم مارنے کی جگہہ باقی نرہی چنانچہ اس کتاب کا ایک حصہ یعنی
چوتہا مقالہ چہپواکے ہم نے ڈی ڈی پادری عماد الدین اور پادری ٹہاکر داس اور
منشی صفدر علی صاحبان کے پاس جو اسوقت عیسائی مذہب کے بڑے حامی و مددگار اور مذہب
اسلام کے دشمن خونخوار اور کثرت تصانیف کے سبب سے بہت دور دور تک مشہور ہین
اور انکے سوا اکثر ولایتی اور دیسی پادریون اور مہتمم نور افشان کے پاس بہیجا اور الہ اباد
مین جب کہ ۲۶ نومبر ۱۸۹۱ء عیسوی مین عیسائیون کا ایک بہت بڑا میلہ ہوا اور بہت سے
دیسی اور ولایتی پادری اور عیسائی جمع ہوے تو کتاب مذکور کا اشتہار ہر شخص کے ہاتہہ
مین دیا اور گرجون اور مدرسون کے دروازون پر چسپان کرادیا اور کتاب موصوف بہی
سبہون کے سامنے پیش کی اور جواب کے مستدعی ہوئے پہلے تو جب اونہون نے سنا
کہ مصنف کتاب عیسی ابن مریم کے مصلوب ہونے کو اناجیل مروجہ کی شہادت سے باطل
کرنے کہتا ہے تو قہقہہ مار کے ہنسنے اور یہہ کہنے لگے کہ مصنف کا یہہ دعوی اتنا بڑا ہے
کہ اٹہارہ سو برس سے کبہی یہہ صدا سننے مین نہین آئی اور یہہ نئی بات ایسی عجیب وغریب ہے

کہ کبھی کسی کے وہم گمان مین بہی نہین گذری شاید اس مصنف نے کوئی نئی انجیل بہم پہونچائی ہے جو ہم لوگون کے پاس ابہی تک نہین پہونچی لیکن جب اونکو مقالہ چہارم کی ۱۲ صفحہ کے ۱۹ سطر سے ۲۳ صفحہ کے ۳ سطر تک سنایا گیا اور انجیل کی عبارت سے یہہ بات ثابت کردی گئی کہ جو یسوع مصلوب ہوا وہ مریم کا بیٹا نہین تہا بلکہ مریم کی بہن کا بیٹا تہا تو سب کے سب ایسے دل افسردہ ہوگئے کہ وہ خوشی کا نشہ دفعتاً غم کے خمار سے بدل گیا اور یہہ نئی بابت سنتے ہی پُرانا خیال دل سے نکل گیا القصہ جواب لکہنے کا وعدہ تو کسی کے منہہ سے نہ نکلا لیکن یہہ صدا سننے مین آئی کہ اس کتاب کے جواب لکہنے مین کوئی عیسائی اپنے قیمتی وقت کو برباد نکرے اور یہہ بہی فہمایش کی گئی کہ اس کتاب کو کوئی عیسائی نہ پڑہے اور نہ اپنے پاس رکہے پس اس جواب اور اس فہمایش سے صاف ثابت ہوگیا کہ عیسائی اس کتاب کا جواب نہین لکہہ سکتے لیکن اسبات کے اقرار کرنے مین اپنے مذہب کی سبکی سمجہکے لطایف الحیل سے حقیقت حال کو چہپایا چاہتے ہین لہذا ہم اپنی بہائیون کو اسلام کے اس فتح نمایان کی خوشخبری سُناتے ہین کہ صلیب کے حصن قلعہ کو عیسائیون نے اٹھارہ سو برس کی محنت اور جانفشانی سے اپنے زعم مین تیار و مستحکم کیا تہا اور یہہ دعوی کرتے رہتے کہ آسمان و زمین کا ٹل جانا آسان ہے لیکن اسکی جنبش کرنیکا امکان نہین ہے اور اسی پر نجات کا بھروسا کرکے بیفکر بیٹہے ہوئے تہے اوسکو اسلام کے اوس پتہر نے جسکو معمارون نے رد کیا تہا متی ۲۱ باب ۴۲ ایک ایسا دہکا مارا کہ چور چور ہوکے عالم ہستی سے مفقود ہوگیا اور اب نصاری کے مذہب کی بیخ و بنیاد نیست و نابود اور انکی نجات کی راہ مسدود اور انکی اٹھارہ سو برس کی محنت رایگان و بے سود ہوگئی لہذا سب مسلمانون کو خداے کریم کا شکر کرنا چاہیے کہ اوسنے اپنے فضل عمیم سے اس جنگ عظیم مین مذہب اسلام کو ایسی فتح نمایان بخشی کہ مخالف کو قیامت تک حیرت و ندامت کا باعث ہوا فقط

المشتہر

حسین علی خان زمیندار ساکن محلہ دریاآباد منجملہ محلات شہر
الہ آباد

اور یہہ کتب مشتہر کے پاس سے اور شیخ واحد علی تاجر کتب شہر الہ آباد محلہ چوک متصل کوتوالی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ اشعیاہ نبی کے ۵۳ باب کے شرح مین کپتان ولیم رابرٹسن ایکمین سے

رسالہ ثلثۃ الکتب

کے ۱۷۰ صفحہ مین جو لودیانہ مشن پریس مین باہتمام پادری وہری صاحب ۱۸۷۲ء مین چھپا
ہے لکھتے ہین کہ اس پیشین گوئی کی بیان شروع کرنے کے آگے ہم نے مناسب جانا کہ محمدی
گستاخی کو صاف صاف ظاہر کرین اسلئے کہ اوس نے باوجود اسکے کہ اوپر کی پیشین گوئی
اوسکے وقت سے ۱۳۵۰ برس پہلے سے مشہور تھی تو بھی قران مین جھوٹ لکھکر کہا کہ مسیح
صلیب پر نہین کھینچا گیا نہ یہودیون نے اوسکو قتل کیا اس شخص کا گناہ بھاری ہے
جس نے ایسی پیشین گوی کے مضمون کو بڑی گستاخی کے ساتھہ انکار کر کے خدا کا حق
کلام جھوٹا ٹھرانا چاہا چنانچہ قرآن مین سورہ نسا کی ۱۵۶ آیت مین یہودیون کے حق مین
یون لکھا ہے کہ وقولہم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ
لہم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالہم بہ الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل
رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما یعنے کہ یہودی کہتے ہین کہ تحقیق ہم نے مریم کے بیٹے
اور خدا کے رسول کو قتل کیا حالانکہ نہ اوسکو قتل کیا نہ صلیب دی مگر یہہ کہ وہی صورت
بن گئی (دوسرے شخص کی) اونکے نزدیک اور تحقیق کہ جو لوگ اختلاف کرتے ہین اس
باب مین وے اس جگہہ شبہہ مین پڑے ہین اونکو اس بابت معلوم نہین ہے مگر
اٹکل پر چلتے ہین حالانکہ اوسکو یقیناً نہین قتل کیا ہے بلکہ خدا نے اوسکو اپنی طرف
اوٹھا لیا اور خدا زبردست اور حکمت والا ہے اب ہم محمدی ناظرین سے یہہ سوال کرتے ہین
کہ کیا روح القدس نے اوپر کی پیشین گوئی مین جو اشعیاہ نبی کی معرفت لکھی گئی بالکل
جھوٹھہ بولا ہے کہ جسکے سبب محمد عربی نے بے تکلف اوسکے کلام کا انکار کرنا مناسب جانا کیا
قران کا مصنف اپنے تئین خدا سے بزرگتر سمجھتا تھا کہ وہ الہامی کلام کو دریافت کر کے
اوسکو اسطرح جھوٹا سا ٹھرایا ہے ایسا کرنے سے یقین ہے کہ محمد آدمیون کی نہین بلکہ خدا

خلاف جہوٹ بولانے اگر اوسکے اس ناشایستہ حرکت کو طرفداری کے ساتہہ لحاظ کرین
تو یہہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ کتب مقدسہ کے مضامین سے چند سچے بالتون کے سوا جنکو اونہون نے
اپنے سیر و سفر کے وقت یہودیون اور مسیحیون سے سیکہکر غلط سلط قران مین لکہہ دی
ہین بالکل ناواقف تہا لیس اوس نے اوس کلام سے انجان ہوکر جو پیغمبرون پر نازل
ہوا بلکہ یسوع مسیح کی الوہیت اور موت اور جی اوٹہنے کی بابت مسیحیون کی گواہی کو باور نکرکے
اس مقدمہ مین اپنی خوشی کے موافق کہنا مناسب جانا اس سبب قران کی سورہ نساء
مین دنیا کی شفیع کی موت کی بابت صاف انکار نظر آتا ہے باوجودیکہ موسی کے خون آلودہ
قربانیان اور عبرانی نبیون کی پیشین گوئیان اور حواریون کی اپنے آنکہون دیکہی گواہیان
اور خدا کے بیٹے کی خاص اقرار سب کی سب اسبات کے ثبوت مین شاہد ہین قیامت
کے دن جب خدا تعالی ہر مقدمہ کے فیصلہ کرنیکو بیٹہیگا تو اس شخص پر جس نے ایسا گناہ
کیا ہے کیسا خوفناک فتوی ہوگا اسکا بیان کون کرسکتا ہے تم بلفظہ اور اس سے بہی
زیادہ قبیح باتین جو کپتان صاحب ہی کے واسطے مخصوص ہین کتاب مذکور مین لکہی
ہین اور اسکے علاوہ اور عیسائیون نے جو جو ناجایز باتین انکار صلیب کے سبب سے
لکہی ہین اونکی نقل کرنے مین ہمارے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین اور ان سب باتون کا
جواب مقدمہ دوم کی گیارہوین خبر مین ہے اگر اوسکے چہپنے کی نوبت آئیگی تو شایقین ملاحظہ
فرماوینگے اور یہان سے قیاس کرنا چاہیئے کہ صلیب کا مسئلہ عیسائیون کے نزدیک
کس قدر عزیز ہے کہ جسکے انکار سے انکے غصہ کی آگ اسقدر بہڑکتی ہے کہ اوس سے
نجات پانیکی صورت دنیا و عقبی مین نظر نہین آتی لیکن مجہے تعجب ہوتا ہے اون
مسلمان بہائیون سے جو آپس کے خفیف اور فضول نزاعون مین بلکہ ایسے جہگڑون مین
جنکی سبب سے مخالف ہنسنے اور طعن کرنے کا موقع پاتے ہین شریک بلکہ پیشوا بنکے کیسی
سرگرمی اور جانفشانی کرتے ہین کہ جان اور مال اور عزت اور حرمت پر زوال آجائے
تو کچہہ پروا نہین کرتے اور یہہ صریح دیکہہ رہے ہین کہ مخالف اسلام جناب رسالت مآب کے
نبوت اور قران مجید کے کلام اللہ ہونے پر صدہا قسم کے اعتراض کرتے ہین اور اونکو

کتابون مین لکھکے چھپواتے ہین اور بازارون اور گلی کوچون مین منادی کرتے ہین اور
اپنے مدرسون مین ہمارے ناوان لڑکون کو وہی باتین سمجھاتے ہین اور ہمیشہ عوام الناس
کے بہکانے مین مصروف رہتے ہین اور ان باتون کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ نادانون کو مغالطہ
دیکے گمراہ کردیتے ہین لیکن ہمارے بہائی اسکی کچھہ پروا نہین کرتے اور اگر کوئی شخص
مخالفون کے اعتراضون کے رد مین کچھہ لکھتا ہے تو اوسکے اشاعت کے واسطے کچھہ امداد
نہین کرتے یہانتک کہ اون کتابون کے پڑہنے اور اون باتون کے سننے کو بہی پسند
نہین کرتے قصہ کہانی کی کتابین شوق سے پڑہتے ہین مگر ایسی کتابون کو کبہی ہاتہہ بہی
نہین لیتے بلکہ ان باتون کے پڑہنے اور سننے کو محض فعل عبث شمار کرتے ہین خدا اپنے
فضل وکرم سے اونکے دلون مین حمیت اسلام پیدا کرے کہ آپس مین ایکدل ہوکے مخالفون
کے حملون کے رد کرنے مین دل وجان سے کوشش کرین بحق محمد وآلہ الاطہار واصحابہ
الاخیار اور اب مین عیسائیون سے یہہ التماس کرتا ہون کہ جب تمہارے طرف سے ایسی
ناجایز باتین تحریر مین آچکی ہین تو اونکے جواب مین اگر اونہین کے مثل ہمارے طرف سے
بہی کچھہ باتین لکھی جائین تو تمکو کچھہ شکایت نکرنا چاہیئے بلکہ حضرت عیسی کی نصیحت یاد کرنا
چاہیئے کہ الزام مت لگاؤ تاکہ تمپر الزام نہ لگایا جائے کیونکہ جو الزام تم لگاتے ہو وہی
تمپر لگایا جائیگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اوسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا متی
۷ باب ۱ و ۲ پس حضرت کی نصیحت پر عمل نکرنے کا یہہ نتیجہ ہوگا فقط

المشتہر

خاکپاے مسلمین حمید الدین الہ آبادی مصنف کتاب البصال صلیب

اعلان

چونکہ مصنف کتاب ہذا نے حق تصنیف عامہ خلایق کو بخش دیا ہے لہذا ہر شخص کو اسکے چہاپنے کا اختیار ہے اور مصنف کی اور کتابین بہی ہین اگر کوئی صاحب اونکے چہاپنے کی خواہش کرین تو اصل کتاب جناب حسنین علیخان صاحب رئیس محلہ دریا آباد متصل محلات شہر الہ آباد کے پاس موجود ہین اون سے طلب کر لین + المشتہر میر حاتم علی واعظ رد نصاری شہر الہ آباد

فہرست رسایل مصنفۂ مصنف

۱ ہدایت الانام الی ملۃ الاسلام — اسمین یہہ بیان ہے کہ بشہادت بیبل مذہب اسلام کے سوا اور کسی مذہب مین نجات کا امکان نہین ہے +

۲ رسالہ ابطال صلیب بطرز عجیب — اسمین تین مقدمے اور چار مقالے اور ایک خاتمہ ہے اور بیبل سے عیسی ابن مریم علیہما السلام کا مصلوب ہونا باطل کیا گیا ہے +

۳ رسالہ اصلاح خیر — اسمین ترقی اسلام کی تدبیرین بیان کی گئی ہین +

۴ ترغیب التعلیم — اسمین ایک مومنہ اور نصرانیہ کا مناظرہ ہے اور عورتونکے واسطے یہہ کتاب نہایت مفید ہے +

۵ کیفیت المنطق — اسمین پادری وا صاحب کے رسالہ علم منطق اور پادری اسکاٹ صاحب کے رسالہ کوالیف المنطق کا جواب ہے +

۶ جواب الجواب — اسمین کتاب رد راے اسلام درباب معجزات کا جواب ہے +

۷ جواب باصواب — اسمین تین فصلین ہین پہلی فصل مین قوم ازادل اور نصاری کا مجادلہ دوسری فصل مین اہل اسلام اور نصاری کا مناظرہ تیسری فصل مین قوم ہنود اور نصاری کا مباحثہ ہے +

۸ وخش الماعی — اسمین ٹہاکر نراین سنگہ عیسائی ہکے اعتراضون کا جواب ہے +

۹ رسالہ ابطال الوہیت مسیح از بیبل | ۱۰ رسالہ ابطال ابنیت مسیح از بیبل | ۱۱ رسالہ ابطال تثلیث از بیبل

۱۲ رسالہ ابطال کفارہ از بیبل | ۱۳ رسالہ اثبات نبوت جناب خاتم المرسلین صلعم | ۱۴ تسلی نامہ جواب نیاز نامہ پادری صفدر علی -